by Non-Muslims کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں غیر مسلم اہلِ علم کے ذریعہ کیے جانے والے بارہ تراجمِ قرآن اور قرآنیات سے متعلق نو مستقل تصانیف کا تعارف کرایا گیا ہے۔ یہ تراجم ہندی، سنسکرت، تیلگو، ملیالم اور بنگالی زبانوں میں کیے گئے ہیں۔ تصانیف میں سے بعض ہندی، مراٹھا اور اردو میں اور بیش تر انگریزی زبان میں ہیں۔ تعارف میں مذکورہ تراجم اور تصانیف کی خوبیوں اور خامیوں دونوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

کتاب کا ترجمہ عموماً رواں اور شستہ ہے۔ کہیں کہیں ترجمانی بہتر نہیں ہوسکی ہے۔ ''قوانینِ جنود'' (ص۴۴) کے بجائے ''قوانینِ جنگ'' کا استعمال بہتر تھا۔ ایک جگہ ان الفاظ میں ترجمہ کیا گیا ہے: ''قرآن نے پرزور طور پر مبالغہ و بخل دونوں سے روکا ہے'' (ص۵۰) مبالغہ کے بجائے فضول خرچی یا اسراف کا لفظ استعمال کرنا چاہیے تھا۔ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی تفسیر کو تفسیر ماجدی کے بجائے تفسیر مجیدی (ص۱۰) لکھا گیا ہے۔ مقدمۂ مترجم سے یہ واضح نہیں ہے کہ یہ انگریزی تصنیف کا مکمل ترجمہ ہے یا اس کے کسی ایک حصے کا۔ شبہ اس لیے پیدا ہوا کہ کتاب کی پشت پر ڈاکٹر نازش احتشام کے قلم سے جو تعارف ہے اس میں اسے انگریزی کتاب کے ایک حصے کا ترجمہ قرار دیا گیا ہے۔

بہرحال اس مفید کتاب کے ترجمہ پر مترجم قابلِ مبارک باد ہیں۔ امید ہے کہ علمی حلقوں میں اس کی پزیرائی ہوگی۔ (م-ر-ن)

## وحی حدیث — پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی

ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔۲، ۲۰۰۴ء، صفحات: ۲۸۰، قیمت-/۱۵۰

کلام اللہ کے ساتھ کلامِ نبوت پر بھی وحی کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ پیغمبر کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اس کی اپنی جانب سے نہیں، بلکہ درحقیقت اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ** ۔النجم: ۳-۴ (وہ اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتا، یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے) البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ کلام اللہ 'وحی متلوٗ' ہے، یعنی اس

کی تلاوت اور نماز میں اس کی قراءت کا حکم دیا گیا ہے، کیوں کہ اس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور قطعی ہیں۔ اور کلام نبوی 'وحی غیر متلو' ہے، یعنی اس کی تلاوت و قراءت کا حکم نہیں، کیوں کہ اس کے معانی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، لیکن الفاظ زبانِ نبوت کے ہوتے ہیں۔

جب حدیث قرآن کے مثل وحیِ الٰہی پر مبنی ہے تو قرینِ عقل یہ ہے کہ اس کی تنزیل کے طریقے بھی قرآن کے مثل ہوں۔ زیرِ نظر کتاب میں کتبِ حدیث و سیرت کے دلائل و شواہد سے ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کے نزول کے جو طریقے، ذرائع اور کیفیات مروی ہیں ٹھیک وہی طریقے، ذرائع اور کیفیات وحیِ غیر متلو یعنی حدیث کے سلسلے میں بھی مروی ہیں۔

باب اول میں وحی متلو و غیر متلو کی تعریفات و معانی، وحی کی اقسام اور وحیِ حدیث کے طریقوں پر اجمالاً روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب دوم ''وحیِ قرآنی کے مماثل وحیِ حدیث'' میں صحابۂ کرام کی عینی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ حدیث کی وحی کے بھی وہی تمام طریقے تھے جو قرآن مجید کی وحی کے تھے۔ باب سوم رویائے صادقہ کے ذریعے تنزیلِ وحی کے لیے خاص ہے۔ باب چہارم میں اسراء و معراج کی احادیث ذکر کی گئی ہیں کہ ان میں وحیِ حدیث کے متعدد طریقے یکجا ہیں۔ باب پنجم میں بیداری کی حالت میں کشفِ نبوی اور باب ششم میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ تنزیلِ وحی کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

پروفیسر صدیقی جب کسی موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں تو اس کی تمام جزئیات کا استقصا کرتے ہیں۔ وہ اپنے دعاوی اور نکات کے پہلو بہ پہلو کتاب و سنت کے محکم دلائل تفصیل سے پیش کرتے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اگر چہ بیان میں اطناب پیدا ہوجاتا ہے، لیکن قاری کے سامنے تمام مباحث کھل کر سامنے آجاتے ہیں اور اسے ان کے استدلال پر شرحِ صدر ہوجاتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب علومِ اسلامی کے ایک نئے موضوع پر مبسوط مطالعہ ہے۔ امید ہے، علمی حلقوں میں اس کی اہمیت محسوس کی جائے گی۔ (م-ر-ن)